رسائل ومسائل

فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعا

سوال: فرض نمازوں کے بعد امام اور مقتدیوں کا مل کر اجتماعی دعا مانگنے کا رواج ہو گیا ہے، جب کہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ بدعت ہے۔ عہد نبویؐ میں اس کا رواج نہیں تھا اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں ہے۔ بہ راہ کرم رہ نمائی فرمائیں۔ شریعت کی رُو سے ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: فرض نمازوں کے بعد دعا کے معاملے میں شدت پسندی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ بعض حضرات ہیں جو اسے غیر مسنون اور غیر شرعی قرار دیتے ہیں، چنانچہ وہ نماز باجماعت سے فارغ ہوتے ہی اس طرح اُٹھ جاتے ہیں، گویا تپتی ہوئی زمین پر بیٹھے ہوں۔ دوسری جانب ایسے بھی لوگ ہیں جو اس کا اتنی پابندی سے التزام کرتے ہیں گویا دعا نماز کا جز ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ دعا میں شریک نہیں ہوتا اور پہلے ہی اٹھ جاتا ہے تو اسے ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

یہ بات صحیح ہے کہ فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعا کا ثبوت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے نہیں ملتا۔ شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے: صحاح، سنن اور مسانید میں درج معروف احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آخر میں سلام پھیرنے سے پہلے دعا مانگا کرتے تھے اور اپنے اصحاب کرامؓ کو بھی اسی کی ہدایت اور تعلیم دیتے تھے۔ کسی نے بھی یہ بات نقل نہیں کی ہے کہ آپؐ جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپؐ اور سارے مقتدی مل کر اجتماعی دعا مانگتے تھے۔ نہ فجر میں یہ معمول تھا، نہ عصر میں، نہ دیگر نمازوں میں، بلکہ آپؐ کے بارے میں یہ ثابت ہے کہ آپؐ نماز سے فارغ ہونے کے بعد صحابہ کرامؓ کی طرف رخ کر لیتے اور اللہ کا ذکر کرتے اور صحابہ کرامؓ کو بھی اس کی تلقین

کرتے۔(مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیه، طبع سعودی عرب، ۲۲/۴۹۲)

جہاں تک انفرادی دعا کا معاملہ ہے، اس کا ثبوت ملتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے سوال کیا: کس موقع کی دعا بارگاہِ الٰہی میں زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ آپؐ نے جواب دیا:

جَوْفُ اللَّیْلِ الآخِرِ وَدُبُرَالصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ (ترمذی:۳۴۹۹)

رات کے آخری پہر اور پنج وقتہ نمازوں کے بعد مانگی جانے والی دعا۔

خود آپؐ کے جو معمولات منقول ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ فرض نمازوں کے بعد کبھی جلد اُٹھ جاتے تھے اور کبھی کچھ دیر بیٹھ کر ذکر و دعا میں مشغول رہتے تھے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اگر فرض نمازوں کے بعد کی دعا کو نماز کا جز نہ سمجھا جائے اور امام کی دعا میں مقتدی بھی شریک ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اسے بدعت قرار دینا اور ترک کر دینے پر زور دینا درست نہیں معلوم ہوتا۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے لکھا ہے: اس میں شک نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ طریقہ رائج نہ تھا جو اب رائج ہے کہ نماز باجماعت کے بعد امام اور مقتدی سب مل کر دعا مانگتے ہیں۔ اس بنا پر بعض علما نے اس طریقے کو بدعت ٹھیرایا ہے، لیکن میں نہیں سمجھتا کہ اگر اس کو لازم نہ سمجھ لیا جائے اور اگر نہ کرنے والے کو ملامت نہ کی جائے اور اگر کبھی کبھی قصداً اس کو ترک بھی کر دیا جائے، تو پھر اسے بدعت قرار دینے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ خدا سے دعا مانگنا بہ جائے خود تو کسی حال میں برا فعل نہیں ہو سکتا۔(رسائل و مسائل، جلد اوّل، ص ۱۳۹)

ایک صاحب نے ایک تفصیلی مقالہ تحریر کیا، جس میں اس موضوع پر مختلف پہلوؤں سے بحث کرنے کے بعد اجتماعی دعا بعد نماز کو بدعت قرار دیا۔ مولانا سید احمد عروج قادریؒ نے اس مقالے کو ماہ نامہ زندگی رام پور میں شائع تو کر دیا، مگر ساتھ ہی اس پر یہ نوٹ بھی لگایا: میں اپنے مطالعے کی روشنی میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس عمل کو بدعت قرار دینا صحیح نہیں ہے۔ اگر اس اجتماعی دعا کو فرض نمازوں کا جز نہ سمجھا جائے تو اس کے بدعت ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل فرض نمازوں کے بعد مختلف اوقات اور مختلف حالات میں مختلف رہا ہے۔ فرض نمازوں کے بعد

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذکار، استغفار اور دعاؤں کے جو کلمات ارشاد فرمائے ہیں ان سب کو جمع کیا جائے تو ایک مقالہ تیار ہو جائے۔ کبھی آپؐ فرض نمازوں کے بعد اپنی جگہ سے فوراً ہٹ جاتے، کبھی اذکار اور دعاؤں کے اچھے خاصے طویل کلمات ارشاد فرماتے، اس کے بعد اپنی جگہ سے ہٹتے۔ کبھی نماز سے فارغ ہو کر صحابہ کرامؓ کی طرف رخ کر کے بیٹھ جاتے۔ بیٹھ کر آپؐ کیا کچھ کرتے یا کہتے تھے، اس کی تمام تفصیلات احادیث میں نہیں ہیں۔ اگر ان تمام چیزوں کو ایک اصل مان کر امام اور مقتدی دونوں مل کر اجتماعی دعا کر لیں تو اس عمل کو بدعت قرار دینا صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ (ماہ نامہ زندگی، رام پور، جلد ۶۰، شمارہ ۶، رجب ۱۳۹۸ھ، جون ۱۹۷۸ء، ص ۴۹)

صاحبِ مقالہ نے اس موضوع پر بھی تفصیل سے بحث کی تھی کہ جن احادیث میں فی دبر کل صلوٰۃ دعا کا ذکر آیا ہے اس سے مراد نماز کا آخری حصّہ (سلام پھیرنے سے پہلے) ہے، نہ کہ نماز کے بعد۔ اس کا رد کرتے ہوئے مولانا عروج قادریؒ نے لکھا ہے: قُبل اور دُبر ایک دوسرے کی ضد اور نقیض ہیں۔ جس طرح قبل کے اصل معنی مقدم (آگے) کے ہیں، اسی طرح دُبر کے اصل معنی موخر (پیچھے) کے ہیں۔ اس معنی کے لحاظ سے جسم کے آگے کے حصّے کو قُبل اور پیچھے کے حصّے کو دُبر کہتے ہیں اور اسی لحاظ سے اس لفظ کے معنی آخر اور بعد دونوں صحیح ہیں۔ مُدَبَّر اس غلام کو کہتے ہیں جس کو اس کے آقا نے اپنی موت کے بعد آزاد کر دیا ہو۔ قرآن کریم کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بھی اس لفظ کو بعد کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔

سورۂ ق میں ہے: وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ (۵۰:۴۰)۔ اس کا ترجمہ مولانا اشرف علی تھانویؒ نے یہ کیا ہے: ''اور فرض نمازوں کے بعد بھی''۔ دُبر الصلوٰۃ کے الفاظ بہت سی حدیثوں میں آئے ہیں۔ ان میں سے بعض احادیث میں وضاحت اور صراحت کے ساتھ دبر کے معنی بعد کے ہیں۔ مثلاً بعض احادیث میں فی دبر الصلوٰۃ مخصوص تعداد میں تسبیحات پڑھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے، فرض نمازوں کے سجدے میں یا تشہد و درود کے بعد نماز کے اندر ان تسبیحات کو گن کر پڑھنے کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔ تمام محدثین ان کو فرض نمازوں کے بعد ہی کا ذکر قرار دیتے ہیں۔ بعض محدثین نے اس طرح کی احادیث پر تراجم یا عنوانات مقرر کر کے واضح کر دیا ہے کہ دبر الصلوٰۃ کے معنی بعد نماز کے ہیں، نہ کہ نماز کے آخر میں۔ امام نسائی نے اس طرح کے

متعدد عنوانات قائم کیے ہیں، مثلاً ان کا ایک عنوان ہے: التھلیل والذکر بعد التسلیم۔ اس کے تحت جو حدیث انھوں نے نقل کی ہے اس میں دبر الصلٰوۃ کا استعمال ہوا ہے۔ امام بخاری نے بھی کتاب الدعوات میں الدعاء بعد الصلٰوۃ کا باب باندھا ہے اور اس میں دبر کل صلٰوۃ والی حدیث نقل کی ہے۔ (ایضاً، ص ۴۹-۵۰)

مولانا سید احمد عروج قادریؒ نے مزید لکھا ہے: اس سے آگے کی ایک اور بات یہ کہی جاسکتی ہے کہ احادیث نبویؐ میں نماز کے اندر کی دعاؤں اور اذکار کے لیے فی صلٰوتہ ، فی سجودہ، فی السجود، فی صلٰوتی یابعد التشھد کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں اور نماز کے بعد کی دعاؤں اور اذکار کے لیے دبر الصلوٰۃ ، فی دبر الصلوٰۃ، حین ینصرف، اذاسلّم، حین فرغ من الصلوٰۃ یا اثر الصلوٰۃ کے الفاظ لائے گئے ہیں۔ اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ دبر الصلٰوۃ یا فی دبر الصلٰوۃ کا ترجمہ نماز کے بعد ہی صحیح ہے۔ (ایضاً، ص ۵۲)۔ (ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی)

اپنی بچی کا مستقبل معتبر ہاتھوں میں دیجیے

آج کی ضرورت اعلم و عمل کے زیور سے آراستہ پُراعتماد شخصیت

جس کے لیے منصورہ کے پُرامن و پاکیزہ ماحول میں جدید تعلیمی و تربیتی نظام سے آراستہ ادارے

جامعة المحصنات میں تشریف لائیں

جہاں تحریک اسلامی کے ہراول دستے کی تیاری مشفق و تجربہ کار مربین کی زیرنگرانی کی جاتی ہے

✡ عمدہ رہایشی انتظام ✡ اسلامی و اصلاحی کتب سے آراستہ لائبریری / بک بنک ✡ کمپیوٹر لیب ✡ امورخانہ داری ✡ انگریزی عربی زبانوں میں مہارت کے لیے کلاسز ✡ ۸۰ فی صد نمبر والی طالبات کے لیے وظائف ✡ درس قرآن اور انتظامی امور سنبھالنے کی خصوصی تربیت

اہم خصوصیات

- الثانویۃ العامہ مع میٹرک
- الثانویۃ الخاصہ مساوی ایف اے
- الشھادۃ العالیہ مساوی بی اے
- الشھادۃ الخاصہ کے ساتھ ایف-اے کے امتحان بمطابق میرٹ
- شارٹ کورسز
- عربی، انگلش لینگویج کورس برائے تیاری مدرسات

داخلے کے لیے ۱۵ ستمبر ۲۰۱۲ء تک رابطہ کریں

جامعة المحصنات، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ فون: 042-35413420 042-35419516, 0331-4247713,